رسول ﷺ کے اسماء اور القابات قرآن کے آئینے میں

فائزہ منیر[1]

خلاصہ:

حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری رسول اور اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ قرآن مجید میں محمد ﷺ کو بہت سے ناموں سے پکارا گیا ہے، کچھ ان کی صفات ہیں اور کچھ ان کے لقب ہیں۔ جب بھی اللہ تعالیٰ محمد ﷺ سے براہ راست بات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان سے کبھی بھی ان کے نام یعنی محمد ﷺ کے نام سے بات نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ آپ کو اپنی طرف سے عطا کردہ لقب کے ذریعے مخاطب کرتا ہے۔ اس مختصر مضمون میں ہم قرآن مجید کی روشنی میں محمد ﷺ کے بعض اسماء وصفات کا مطالعہ کریں گے اور ان ناموں کے معانی کا مطالعہ کریں گے اور آیات کا جائزہ لیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کس طرح استعمال کیا ہے۔

کلیدی الفاظ: القابات، اسماء، قرآن مجید

محمد

"محمد" آپ کا ذاتی نام ہے۔ لفظ محمد باب ح م د سے نکلا ہے ہے اس کے معنی تعریف کے ہیں. محمد سے مراد ہے کہ وہ جس کی مسلسل اور بار بار تعریف کی جائے۔ امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں کہ محمد اسے کہا جاتا ہے جس کے اوصاف وخصائل قابل تعریف عادات سے آگے بڑھ جائیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے نے قرآن میں میں چار دفعہ نام محمد ذکر کیا ہے۔

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ[2]

محمدؐ اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول ہیں۔

---

[1] ۔ کراچی یونیورسٹی، شعبہ اسلامک لرننگ

[2] ۔ آل عمران: ۱۴۱

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ[1]

لوگو محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں، اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ[2]

اور ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا (ف ۴) اور وہی ان کے رب کے پاس سے حق ہے اللہ نے ان کی برائیاں اتار دیں اور ان کی حالتیں سنوار دیں۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ ٱللَّهِ ۚ وَٱلَّذِينَ مَعَهُۥٓ أَشِدَّآءُ عَلَى ٱلْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ[3]

محمد اللہ کے رسول ہیں، اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔

محمد ﷺ اسلم کی ذات وہ پاک ذات ہے جو اخلاق، اعمال، عبادات، عقل و شعور اور اور حسن و جمال کے اعلی مرتبے پر فائز ہیں وہ ہر لحاظ سے ہر قسم کی تعریف کی حق دار ہے اور نہ صرف یہ کہ اللہ انسانوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرنے کا حکم دیتا ہے بلکہ خود بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتا ہے پھر جس کی تعریف خود اللہ کرتا ہو اس سے بڑھ کر تعریف کا حق دار کون ہو گا؟

احمد

محمد کی طرح احمد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذاتی نام ہے۔ لفظ احمد بھی مادہ ح م د سے نکلا ہے۔ اس سے مراد ہے سب سے زیادہ اور سب سے بہتر انداز میں اپنے رب کی تعریف کرنے والا۔

---

[1] ۔ الأحزاب: ۴۰
[2] ۔ محمد: ۲
[3] ۔ الفتح: ۲۹

حضرت قاضی عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں احمد حمد سے افعل کے وزن پر مبالغہ کا صیغہ ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمد کرنے والوں میں سب سے بزرگ تر اور حمد کئے جانے والوں میں سب سے افضل[1]۔ قرآن مجید میں لفظ احمد ایک دفعہ ذکر ہوا ہے:

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

اور یاد کرو عیسیٰؑ ابن مریمؑ کی وہ بات جو اس نے کہی تھی کہ "اے بنی اسرائیل، میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، تصدیق کرنے والا ہوں اُس توراۃ کی جو مجھ سے پہلے آئی ہوئی موجود ہے، اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہو گا۔

احمد آپ کا وہ نام ہے جو آپکو آسمانوں میں دیا گیا اور اسی نام سے فرشتے اور تمام انبیاء آپکو جانتے تھے۔

آپ ؐ ہر لمحہ اللہ کی حمد و عبادت میں مشغول رہتے تھے آپ ؐ کی جیسی اللہ کی حمد بیان کرنے والا نہ آپ ؐ سے پہلے کوئی تھا نہ آپ ؐ کے بعد کوئی ہو گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم و علیٰ السلام نے فرمایا:

روز قیامت حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ پر ہو گا۔[2]

امی

امی سے مراد وہ ہے جو نہ لکھ سکتا ہو نہ پڑھ سکتا ہو۔ کہا جاتا ہے کہ لفظ امی ام نکلا ہے جس کے معنی ماں کے ہیں اس سے ہم امی کے معنی سمجھ سکتے ہیں کہ کوئی اسی حالت میں ہو جس حالت میں اپنی ماں کے بطن سے نکلا تھا یعنی وہ اسی طریقے سے نہ لکھنا جانتا ہو نہ پڑھنا جانتا ہو جس طرح اپنی ماں کے بطن سے نکلا ہوا بچہ نہ لکھنا جانتا ہے نہ پڑھنا جانتا ہے۔[3]

اللہ نے قرآن میں دو مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امی کے لقب سے مخاطب کیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

---

[1] ۔ سیوطی ص ۶۳

[2] ۔ الصف: ۶

[3] ۔ معارف الحدیث ۔ کتاب المناقب والفضائل ۔ حدیث ۱۹۷۳

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ [1]

وہ جو غلامی کریں گے رسول نبی امی کی۔

فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ [2]

تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول ہے پڑھے غیب بتانے والے پر۔

کچھ لوگ امی کا ترجمہ ان پڑھ کرتے ہیں اور اسی کی بنیاد پر یہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پڑھ تھے ذرا ان سے کوئی پوچھے کہ وہ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے معلم ہے اور جس کا معلم خود اللہ ہے کیا وہ ذات اقدس ان پڑھ ہو سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیاوی تعلیم حاصل نہیں کی تھی کہ اللہ نے ان کو چن لیا تھا کہ ان پر اللہ کی آخری کتاب نازل ہو گی جو تا قیامت لوگوں کی ہدایت ذریعہ بنے گی اور اللہ نے یہ پسند نہیں کیا کہ اللہ کے آخری نبی کا اللہ کے سوا کوئی اور معلم ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے کفار اور اس دور کے مستشرقین دونوں ہی گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت یہ کہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کسی شخص سے علم حاصل کرتے ہیں اور لوگوں میں آ کے کے وہی باتیں سنا دیتے ہیں ان کی اس بات کا کوئی جواز نہیں اللہ نے خود قرآن میں یہ فرمادیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امی ہیں یعنی معلوم ہوا کہ امی ہونے کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ مسلمان ان کفار یا مستشرقین کی باتوں میں آ کے کے وسوسے یا شک اور شبہ کے شکار نہ ہو جائیں۔

نذیر

لفظ "نذیر" مادہ "ن ذ ر" سے نکلا ہے فعیل کا وزن ہے اسم الفاعل کے معنی میں۔ لیکن اس کے معنی خبر دار ہونے والا کے بہائے خبر دار کرنے والا ہے۔

أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ [3]

---

[1] ۔ الأعراف: ۱۵۷

[2] ۔ الأعراف: ۱۵۸

[3] ۔ الأعراف: ۱۸۸

میں تو محض ایک خبر دار کرنے والا اور خوش خبری سنانے والا ہوں اُن لوگوں کے لیے جو میری بات-مانیں

أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا مَا بِصَاحِبِهِم مِّن جِنَّةٍ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ[1]

اور کیا اِن لوگوں نے کبھی سوچا نہیں؟ اِن کے رفیق پر جنون کا کوئی اثر نہیں ہے وہ تو ایک خبر دار ہے--جو (برا انجام سامنے آنے سے پہلے) صاف صاف متنبہ کر رہا ہے۔

أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ[2]

کہ تم بندا اور کیا اِن لوگوں نے کبھی سوچا نہیں؟ اِن کے رفیق پر جنون کا کوئی اثر نہیں ہے وہ تو ایک خبر دار ہے، دینے والا بھی۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نذیر ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگوں کو کو جہنم کی آگ سے، دوزخ کی عذاب سے، قیامت کے دن کی سختی سے، ہر اس چیز کے حوالے سے خبر دار کرتے تھے جو اللہ سے دوری اور آخرت میں پچھتاوے کا باعث بنے۔

بشیر

یہ لفظ مادہ "ب ش ر" سے ہے الف بشریٰ سے اخذ کیا گیا ہے اس کے معنی خوشخبری کی ہیں- بشیر فعیل کے وزن پر صفت ہے اسم الفاعل کے معنی میں۔ بشارت دینے والا۔ اس کے معنی میں ایک پہلو یہ بھی آتا ہے کہ جو خوشخبری سنائی جارہی ہے وہ سچ پر مبنی ہیں -

وَبِالْحَقِّ أَنزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا[3]

اس قرآن کو ہم نے حق کے ساتھ نازل کیا ہے اور حق ہی کے ساتھ یہ نازل ہوا ہے، اور اے محمدؐ، تمہیں ہم نے اِس کے سوا اور کسی کام کے لیے نہیں بھیجا کہ (جو مان لے اسے) بشارت دے دو اور (جو نہ مانے اُسے) متنبہ کر دو۔

---

[1] ۔الأعراف: ۱۸۴

[2] ۔ہود: ۲

[3] ۔الإسراء: ۱۰۵

أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ

کہ تم بند اور کیا اِن لوگوں نے کبھی سوچا نہیں؟ اِن کے رفیق پر جنون کا کوئی اثر نہیں ہے وہ تو ایک خبر دار ہے، دینے والا بھی۔

أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُون

میں تو محض ایک خبر دار کرنے والا اور خوش خبری سنانے والا ہوں اُن لوگوں کے لیے جو میری بات مانیں۔

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے القاب میں سے نذیر اور بشیر کئی آیات میں ایک ہی ساتھ ذکر کیے گئے ہیں اگر صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نذیر ہونے کا ذکر ہوتا تو لوگوں کے دل میں کھچاؤ پیدا ہو سکتا تھا اور اگر صرف بشیر ہونے کا ذکر ہوتا تو لوگ شاید رسول صلی علیہ وسلم کے پیغام کی سنجیدگی کو نہیں سمجھ پاتے اللہ نے بشیر اور نذیر دونوں ساتھ ذکر کر کے ایک توازن قائم کر دیا کہ نہ ہی لوگ زیادہ خوفزدہ ہوں اور نہ ہی دین کے پیغام کی طرف غیر سنجیدہ رویہ رکھیں۔

نبی

لفظ نبی مادہ "ن ب و" سے مشتق ہے اس کے معنی ہیں بلند و بالا ہونا لفظ نبی فعیل کے وزن پر صفت ہے۔ (اصلا یہ نبیو ہے)۔ بلند و بالا۔ ہمیشہ اور ہر حال میں اعلی وارفع یعنی نبی لفظ نبی کے حوالے سے سے ایک ہائے یہ بھی پائی جاتی ہے کہ لفظ نبی ھمزہ کے ساتھ نباء سے ماخوذ ہے اس کا مطلب خبر پہنچانے والا ہے یعنی نبی وہ ہے جو اللہ کے دین کی خبر لوگوں تک پہنچائے کچھ کے مطابق لفظ نبی نبیوں سے نکلا ہے اس کے معنی واضح راستے کی ہیں یعنی وہ جو واضح راستہ دکھائے ۔

زیادہ راجح قول یہی ہے کہ لفظ نبی مادہ ن ب و سے اخذ کیا گیا۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨالَّذِیْ لَه مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْیٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِه وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ[1]

[1] ۔الأعراف: ۱۵۸

تم فرماؤ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جلائے اور مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ۔

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللهُ[1]

اے نبی اللہ تمہیں کافی ہے۔

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ[2]

اے نبی! جہاد فرماؤ کافروں پر۔

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ[3]

پس آج یہ رحمت اُن لوگوں کا حصہ ہے) جو اس پیغمبر، نبی امی کی پیروی اختیار کریں جس کا ذکر اُنہیں اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے وہ انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے، بدی سے روکتا ہے۔

رسول

رسول کا لفظ باب رس ل سے نکلا ہے رسول کے معنی ہیں پہنچانے والا پیغمبر لفظ رسول کا لفظ قرآن میں انبیاء کے ساتھ ساتھ انسانوں اور فرشتوں کے لئے بھی استعمال ہوا ہے۔

ازہری کہتے ہیں بھیجنے والے کے پیغام کو پہنچانے والے کو رسول کہا جاتا ہے اور میں عربوں کے قول جاءت الابل رسلا"[4] سے ماخوذ ہے۔ جب اونٹ گردہ در گردہ ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے آئیں تو اس وقت جاءت الامل رسلا کہا جاتا ہے۔

---

[1] ۔ الانفال: ۶۴

[2] ۔ التوبۃ: ۷۳

[3] ۔ الاعراف: ۱۵۷

[4] ۔ خان ص ۶۰

"One who has a message; a messenger; often meaning an apostle of God and with the article (ال) applied to Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم .Its meaning in the proper language of the Arab is one who carries on by the consecutive progressions the relations of the tidings of him who has sent him; taken in that sense the saying of Muazin means 'I testify that Muhammad صلی اللہ علیہ وسلم is the relater by consecutive progressions of the tidings of God."[1]

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨالَّذِىْ لَه مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ الَّذِىْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِه وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ

تم فرماؤاے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جلائے اور مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ۔

يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ

پس آج یہ رحمت اُن لوگوں کا حصہ ہے) جو اس پیغمبر، نبی امی کی پیروی اختیار کریں جس کا ذکر اُنہیں اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے وہ انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے، بدی سے روکتا ہے۔

رسول اور انبیاء میں بنیادی فرق یہ ہے کہ کہ رسول سوال کسی نہ کسی کتاب کے ساتھ بھیجا جاتا ہے اور نبی نبی کا کام صرف اور صرف صرف اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا ہوتا ہے ہے ہر ہر رسول نبی ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں ہے۔

[1] ۔السیوطی ص ۶۷۰

نور

قرآن مجید میں حضرت محمد ﷺ کو نور قرار دیا گیا ہے، ان کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ نے ناخواندہ عربوں میں پھیلی ہوئی تاریکی کو دور کیا اور پوری دنیا میں ہدایت کی روشنی پھیلائی۔

يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمۡ كَثِيرٗا مِّمَّا كُنتُمۡ تُخۡفُونَ مِنَ ٱلۡكِتَٰبِ وَيَعۡفُواْ عَن كَثِيرٖۚ قَدۡ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٞ وَكِتَٰبٞ مُّبِينٞ[1]

اے کتاب والو بیشک تمہارے پاس ہمارے یہ رسول تشریف لائے کہ تم پر ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب میں چھپاڈالی تھیں اور بہت سی معاف فرماتے ہیں بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

[1] ۔مائدہ:۱۵